تاثرات

ہندوستان کی ایک مشہور شخصیت ونوبا بھاوے نے نومبر ۱۹۸۲ میں وفات پائی۔ وہ عمرِ طبعی کو پہنچ چکے تھے اور وفات کے وقت ۸۸ برس کے تھے۔ وہ ہندو تھے، دین و مذہب اور عمل و عقیدے کے اعتبار سے ان کا نقطۂ نظر ہم سے قطعی مختلف تھا۔

ان کی حیثیت اپنے ملک میں ایک "بھگت" کی سی تھی اور وہ سب امور سے منقطع ہو کر اپنے معاشرے کی اصلاح کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اہلِ وطن ان کو بہت احترام کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان کی اصلاحی کوششوں اور سرگرمیوں میں ان سے تعاون کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے ملک میں جو خدمات انجام دیں، ان میں دو خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

ایک یہ کہ ہندوستان کے بڑے بڑے زمین داروں سے پچاس لاکھ ایکڑ زمین لے کر غریب کاشتکاروں میں تقسیم کی۔ یہ کام انھوں نے ذاتی طور پر کیا، حکومت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ کمیونزم اور اس کے اثرات کو روکنے کے لیے یہ کام بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

دوسرے یہ کہ جرائم پیشہ لوگوں میں ترکِ جرائم کی مہم شروع کی اور ان کو راہِ راست پر لانے کی جدوجہد کا آغاز کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے عادی مجرم اور چور اور ڈاکو ان سے متاثر ہو کر جرم و گناہ کی دلدل سے باہر نکل آئے اور صاف ستھری زندگی بسر کرنے لگے۔

یہ ایک ہندو کی اصلاحی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ کیا ہمارے ملک پاکستان میں اس قسم کی کوئی اصلاحی کوشش شروع نہیں ہو سکتی؟ ہمیں تو اسلام ہر معاملے میں اصلاح و خیر ہی کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہاں صوفیا، علما، مشائخ، رہنما کثرت سے موجود ہیں اور ان میں سے بعض کے اثر و رسوخ کے دائرے بھی دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ کیوں اپنے آپ کو عوام کی اصلاح کے لیے وقف نہیں کرتے؟ اور کیوں اس نوع کی بنیادی خدمت کے لیے میدان میں نہیں اترتے؟